

پسند کا ملی دینی ترجمان
فیض عالم
ماہنامہ
بہاولپور و پنجاب پاکستان

مدیر اعلیٰ و مدیر برسرِ روضہ رضویہ



مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج

محمد فیض احمد اویسی رضوی

مدیر

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی

مقام اشاعت

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ

سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

جلد نمبر 27 رمضان المبارک / شوال المکرم ۱۴۳۶ھ / جولائی 2015ء شمارہ نمبر 2

- 2 مختلف ممالک میں بحروا ظار کے اوقات سے متعلق دلچسپ معلومات -
- 3 حضور فیض ملت منیر اعظم پاکستان اپنے ہم عصر علماء کرام کی نظر میں -
- 8 حضور فیض ملت کے ساتھ گزرے ہوئے قیمتی لمحات -
- 10 حضور فیض ملت - عالم - مدرس - مصنف - مقرر - درویش (صوفی) -
- 14 رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے نوافل
- 17 صدقہ فطر (از مفتی محمد صالح اویسی)
- 19 حضور فیض ملت منیر اعظم پاکستان کا حرمین شریفین کی حاضری کا احوال -
- 24 روح رمضان المبارک

مختلف ممالک میں سحر و افطار کے

اوقات سے متعلق دلچسپ معلومات

صف کرہ جنوبی پر واقع اکثر ممالک میں روزے طویل دورانیے کے ہوتے ہیں تو وہیں ارجنٹائن میں روزہ صرف 9 گھنٹے کا ہوتا ہے، رمضان المبارک میں سحر و افطار کے اوقات دنیا بھر میں مختلف ہوتے ہیں کئیں روزے کا دورانیہ طویل اور کئیں کم ہوتا ہے لیکن فن لینڈ اور سویڈن کے مسلمان دنیا کے طویل ترین دورانیے کے روزے رکھیں گے جہاں سحر و افطار میں چند ہی گھنٹوں کا فرق ہوتا ہے۔

پاکستان سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں روزے کا دورانیہ 15 سے 16 گھنٹے کے قریب ہوتا ہے، سخت گرمی اور موسم کی شدت کے باوجود بڑے، بوڑھے، جوان اور بچے سب ہی ذوق و شوق سے اسے پورا کرتے ہیں جب کہ سعودی عرب اور قطیفی ممالک میں روزہ دار 50 ڈگری سینٹی گریڈ کی گرمی میں روزے پورے کرتے ہیں۔ طویل دورانیے کے روزے صف کرہ جنوبی پر واقع اسکیٹڈی وینین ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے روزے کچھ زیادہ طویل ہوتے ہیں جہاں اوسطاً روزہ 21 گھنٹے کا ہوتا ہے جب کہ کچھ

علاقوں میں تو یہ وقت بڑھ کر 24 گھنٹے تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ اس سال سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ اور آئس لینڈ میں روزے کا دورانیہ 21 گھنٹے کا ہے لیکن ان ممالک کے شمالی حصوں میں یہ دورانیہ 24 گھنٹے تک محیط ہوگا۔ سویڈن اور آئس لینڈ میں جون کے مہینے میں 24 گھنٹے تک سورج غروب ہی نہیں ہوگا جہاں 23 گھنٹے اور 59 منٹ بعد چا کر سورج اپنی آنکھیں بند کرنا شروع کرے گا اور روزے داروں کے لیے افطار کے لحاظ شروع ہوں گے۔

مختصر دورانیے کے روزے: ایک طرف روزے اتنے طویل تو دوسری طرف ارجنٹائن اور آسٹریلیا میں روزے 9 اور 10 گھنٹے کے ہوتے ہیں جہاں لوگ موسم اور سحر و اوقات کے دورانیے سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ارجنٹائن میں جون میں روزے کا دورانیہ 8 اور 9 گھنٹے تک محدود ہو جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان علاقوں میں روزے کے اوقات تو طویل ہوتے ہیں لیکن یہاں موسم بھی ٹھنڈا رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے جب کہ اسی دوران قطیفی ریاستوں میں درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

دین کا در در رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات و خیرات و عطیات و زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیر تعلیم مستحق طلباء و طالبات کے لیے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔ عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام مدرسہ دارالعلوم جامعہ اوسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عید گاہ برانچ بہاولپور کا وائٹ نمبر مرچ برانچ کوڈ 2-1328-01-02-1136 پر ارسال فرما کر مطلع فرمائیں۔ محمد فیاض احمد اوسی رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ اوسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور پنجاب پاکستان +923006825931

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپور کی نور اللہ مرقدہ اپنے ہم عصر علماء کرام کی نظر میں

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری محدث بہاولپور کی نور اللہ مرقدہ ہم سے جدا ہوئے پانچ ہوئے آپ کا وصال مبارک ۱۵/ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶/ اگست ۲۰۱۰ء (۱۱/ محاذوں ۲۰۶۷ بکری کمروز جمعرات صبح سوا چھ بجے اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

آپ کا مزار مبارک آپ کے قائم کردہ دارالعلوم ”جامعہ اویسیہ رضویہ“ بہاولپور میں مرجع خلائق ہے۔

امسال حضرت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کا پانچواں سالانہ عرس مبارک ۳۰-۳۱ جولائی تا ۱ اگست ۲۰۱۰ء (جمعہ اتوار) ہو رہا ہے زیر نظر مقالہ میں آپ کی دینی، تبلیغی، تدریسی، علمی، تصنیفی خدمات کے حوالہ سے آپ کے ہم عصر علماء کرام کے کثرت اثرات پیش خدمت ہیں۔

جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی تعداد بائیس سو کے لگ بھگ ہے۔ اگر یہ ساری کتابیں چھپ جائیں تو اکیلے صرف ان ہی کی کتابوں سے ایک بہت بڑی لائبریری وجود میں آسکتی ہے۔ ان کے علمی تجربہ اور وسعت مطالعہ کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مختلف علوم و فنون پر ان کی تصنیفات کم اور کیف دونوں اعتبار سے محیر العقول اور عجوبہ و زگار ہیں۔

ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب وہ لکھنے بیٹھے ہیں تو ان کے قلم کی نوک سے مضامین کا طوفان امنڈنے لگتا ہے اور بغیر کسی وقفہ کے ان کا قلم مسلسل حرکت میں رہتا ہے۔ قلم پر اتنی عظیم قدرت کی مثال اب تک میری نظر سے نہیں گزری بلاشبہ حضور مفسر اعظم پاکستان قلمی دنیا میں ایک مادرالوجود شخصیت کے حامل ہیں۔

ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی فہرست حروفِ حتمی کی ترتیب پر شائع کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مشہور مفکر اور اپنے

قلم پر اتنی عظیم قدرت کی مثال اب تک میری نظر سے نہیں گزری

از: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری
صاحب رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا)

حضور مفسر اعظم پاکستان کی تصانیف کی فہرست ”علم کے موتی“ حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ علم و فن کے مختلف موضوعات پر ان کی تصنیفات کی سینکڑوں نہیں ہزاروں کی گنتی میں ہیں ان کی تصنیفات میں مختلف مسائل پر سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رسائل بھی ہیں اور کئی کئی سو صفحات پر مشتمل ضخیم ضخیم کتابیں بھی ہیں۔

مثال کے طور پر صرف حدائق بخشش کی شرح وہ اب تک ۲۲ جلدوں پر لکھ چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ فیوض الرحمان کے کام سے تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ بھی ان کے قلم کی روانی کا

عہد کے صاحب طرز ادیب و محقق حضرت علامہ **پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد** کی اس رائے سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ حروفِ جمعی کے بجائے فن اور موضوع کے اعتبار سے ان کی کتابوں کی فہرست مرتب کی جائے تو قارئین کو بھی اپنے پسندیدہ موضوع پر کتابوں کی تلاش میں آسانی ہو جائے گی اور مصنف کے علمی تجربہ اور وسعت معلومات پر بھی الگ سے کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

میں قلب کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ جب تک فضائے بیہیط میں چاند اور سورج کی کاروائی کا قافلہ رواں دواں ہے حقائق کی تلاش میں حضور منیر اعظم پاکستان کے قلم کا بھی سفر جاری رہے۔ چاند اور سورج کی شعاعیں ساکنانِ خطہ ارضی کے چہرے روشن کریں اور حضور منیر اعظم پاکستان کا قلم دلوں کے آفاق پر عشق و ایمان کا آجالا پھیلانے۔ و بوحکم اللہ عبدالخال آمینا

حضور منیر اعظم پاکستان کا بے غرض مداح

ارشاد القادری

بانی و سرپرست جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ڈاکٹر۔

نئی دہلی ۲۵ فون ۰۱۱/۶۹۲۳۷۴۱

یاد نگار اصناف حضرت علامہ

سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ

(امیر جماعت اہلسنت کراچی،

”فیضِ ملت“ کو ”احوالِ آخرت“ کے ترجمہ کی تکمیل پر

یوں ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اس دور کے طویل القدر عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی صاحب تصانیف کتب کثیرہ جو ایک وقت میں مدرس،

محدث، مؤلف، شیخ الحدیث و اشعیر، مترجم، واعظ جمعی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے زیر نظر کتاب (البدور السافرہ فی احوال الآخرة) کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

ماہرِ رضویات، رئیس التحریر، حضرت علامہ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہر بن مفتی

اعظم ہند حضرت علامہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہما الرحمۃ۔

فاضل حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی نوری مدظلہ العالی وطن عزیز کی جانی بچانی شخصیت ہیں، علماء کے درمیان وہ اپنی مخصوص خوبیوں کی وجہ سے نہایت ممتاز ہیں۔ وہ اہلسنت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ وہ زبان و قلم دونوں سے ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف ہیں ان کا قلم حضرت بنی نہیں بلکہ سفر میں بھی چلتا رہتا ہے۔ وہ ہزاروں کتب و رسائل کے مصنف و مترجم و شارح ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قلم کا انسان پر بڑا احسان ہے، احسانِ مندی کا تقاضا ہے کہ قلم چلتا رہے، علامہ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ ناموس قلم کے پاسدار ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی ساری جیلہ کو قبول و شکو فرمائے۔ (آمین)

بر لکھ نیا طور نئی برق چلی اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

امتاذا العلماء حضرت علامہ مولانا

عبدا لحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

اپنی تقریر میں جو کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ”البدور السافرہ فی احوال الآخرة“ کا اردو ترجمہ تمام ”احوالِ آخرت“ پر لکھی جہز مانتے ہیں۔

کہ پیش نظر کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک تصنیف ”المبدور السمرہ فی احوال الآخرة“ کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ موجودہ دور کے کثیر التصانیف عالم باعمل، حضرت شیخ القرآن واللہ محدث علامہ ومولانا الحاج محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی مجتہم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے کیا ہے۔ حضرت کی تصانیف کی تعداد ”2000“ دو ہزار سے تجاوز کر چکی ہیں (۱۹۹۰ء کے مطابق) اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقات عزیزہ میں اور علم و قلم میں بڑی برکت رکھی ہے ہر سال دورہ قرآن بھی پڑھتے ہیں اور حدیث شریف اور علوم دینیہ بھی پڑھتے ہیں ہر سال رمضان شریف میں عمرہ ادا کرتے ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور احکام کی سعادت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

خطیب شیریں اور زبردست مناظر بھی ہیں اس کے باوجود ان کا رہا ہوا قلم اتنا تیز رفتار ہے کہ ان کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت کا کارنامہ ہے۔ علامہ اسماعیل حق رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح البیان (عربی) کا اردو ترجمہ فیوض الرحمن پندرہ جلدوں میں، حدائق بخشش کی ۲۵ جلدوں میں شرح اور دیگر تصانیف کی فہرست پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تصنیف و تالیف کا کام مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ اویسی مدظلہ العالی کا سایہ دیر دراز کرے اور ان کے فیض سے امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔ اللہم زد فزود۔

موجودہ دور کے کثیر التصانیف اور منجر فاضل جس کا کثرت تصانیف و تالیفات میں کوئی مد مقابل دکھائی نہیں دیتا میری مراد حضرت شیخ انیسر واللہ محدث، خطیب باکمال مناظر بے مثال حضرت

علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ جن سے راقم نے بھی اجازت حدیث لی ہے اللہ تعالیٰ ان کا سایہ دیر سلامت رکھے اور ان کے برق رفتار قلم کی جولانیاں سلامت رہیں (آمین) بجاہد السید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

، استاذ العلماء علامہ

محمد افتخار احمد قاری مصباحی مدظلہ

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا ورکن مجمع الاسلامی)

شیخ الحدیث و انیسر علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں بتایا جاتا ہے کہ آپ کی مولفیات کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے (اب یہ تعداد چار ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین) جن میں سے اب تک ایک ہزار سے زائد شائع ہو کر عوام و خواص سے قبولیت کی سند پا چکی ہیں ان میں امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے نفعیہ کلام ”حدائق بخشش“ کی شرح تو بے مثل و بے نظیر ہے بلکہ یہ شرح علامہ اویسی صاحب کی ثقاہت، علمی تبحر فکری پر شاہد و عادل ہے جو کسی تنگ و شبہ سے بالاتر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس شرح کی تقریباً ۲۵ ضخیم جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ امام احمد رضا خاں کا کلام قرآن و سنت کا ترجمان و آئینہ ہے جو ان کے کلام کی ایسی شرح لکھنے پر قادر ہو وہ یقیناً ”وقت کا بحر العلوم“ ہے، اللہم زد فزود۔ آمین۔

☆ پیر طریقت حضرت علامہ قاضی عبد الدائم دائم

نقشبندی صاحب

(فرزند و جانشین حضرت معظم قاضی محمد صدر الدین (رحمۃ اللہ علیہ)

اس پرست اعلیٰ دارالعلوم ربانیہ محلہ عید گاہ بری پور ہزارچا کستان)

علامہ سیوطی اور اعلیٰ حضرت کے بعد حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے اپنے قلم کو خوب استعمال کیا ہے اور عربی وار دو میں اتنی کتابیں تصنیف کر ڈالی ہیں کہ ”علم کے موتی حصہ اول“ کے نام سے الحاج صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی صاحب نے ان کی دو ہزار سے زائد تہنیفات کی ایک مہبوط فہرست شائع فرمائی ہے۔ (یہ فہرست ۱۹۵۲ء تا ۱۹۹۸ء تک کی کتب کی ہے جب کہ بنو زحیر کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور تین ہزار سے زائد یہ تعداد تجاوز کر چکی ہے) جسے دیکھ کر میرے جیسا ست اور کامل آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ علامہ اویسی صاحب دن رات شاہدِ یحییٰ کام کرتے رہتے ہوں گے مگر جب اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ درس و تدریس کو بھی پورا وقت دیتے ہیں اور وعظ و تذکیر کے لئے بھی ملک کے دور دراز تک سفر کرتے ہیں تو اس کی حیرت دو چند ہو جاتی ہے اور وہ بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل والعظیم۔ (پ ۲۷، لحد یہ آیت ۲۱) ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

فاضل جلیل علامہ مفتی

محمد صدیق ہزاروی معین اللہ علیہ

(سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و صدر مدرس جامعہ ججویریہ لاہور)

”البدور السمر“ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف ہے اس کتاب مافہ سے عمومی استفادہ کے لئے

حقیرہ السلف، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی نے اسے اردو زبان کا لباس دیا جس سے اس کا فائدہ دو چند ہو گیا۔ حضرت علامہ اویسی ذیل سنت و جماعت کے اکابر و اجلہ علماء میں سے ایک عظیم علمی شخصیت ہیں جن کا وجود مسعود اس وقت ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نعمتِ خداوندی ہے آپ نے قرطاس و قلم سے جس قدر مضبوط تعلق قائم رکھا ہے وہ قابلِ قدر ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ العلماء کی دینی و ملی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید خدمات کے لئے ان کو عمرِ خضر مرحمت فرمائے آمین

نباض قوم پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ حاجی ابو داؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ (کوچہ انوالہ) اپنے خوبصورت اکتھا خیال لکھتے ہیں۔

مفسر قرآن و شیخ الحدیث، رہنماء ملت، محسن اہلسنت مظہر العلماء حضرت مفتی مجسم علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی کی بے شمار دینی، روحانی خدمات ہیں اور اہلسنت و جماعت پر احسانات ہیں۔ جبکہ آپ کا تازہ ترین و عظیم ترین کارنامہ آپ کی عربی تفسیر، ”فضل المنان فی تفسیر القرآن“، صرف آپ کی ہی نہیں۔ بلکہ تمام اہلسنت و جماعت کے لیے ذخیرہ علم و عرفان اور سرمایہ افتخار ہے۔ الحمد للہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر چھپ چکی ہے۔ اور انشاء اللہ باقی جلدیں بھی ترتیب وار شائع ہوتی رہیں گی۔ خدا کرے ہر جلد پہلی جلد کی نسبت نقش ثانی بہتر از نقش اول کا نمونہ ہو۔ شہرہ آفاق عظیم عربی تفسیر ”روح البیان“ کا اردو ترجمہ شائع کرنا اور پاک و ہند میں مقبولیت حاصل کرنا ہی عظیم کارنامہ تھا، جبکہ عربی تفسیر، ”فضل المنان“ نے

علامہ اویسی مدظلہ کے علم و فضل اور آپ کی عظیم و مقبول شخصیت کو مزید چار چاند لگادیئے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بوسیله مصطفیٰ علیہ التّیہ والثناء علامہ موصوف کی عمر و صحت و فیوض و برکات میں مزید برکتیں عطاء فرمائے اور آپ کا سایہ ہمالیہ ہمیشہ اہلسنت و جماعت و اہل علم و فضل پر قائم دائم رکھے (آمین) علامہ اویسی کی جملہ تصانیف و بالخصوص ترجمہ تفسیر روح البیان و عربی تفسیر، فضل الانسان فی تفسیر القرآن، آپ کے نامہ اعمال و میزان میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت وزنی ذخیرہ آخرت ہوگا۔ ابو داؤد محمد صادق

، حضرت علامہ پرو فیسر ڈاکٹر شیخ

محمد رضوان مدنی قادری ضیائی

فرزند و جانشین الشیخ علامہ فضل الرحمن مدنی بن قطب مدینہ منیہ
الملتہ والدین حضرت علامہ شیخ خیاہ الدین مدنی قادری خلیفہ اعلیٰ
حضرت رضی اللہ عنہم۔

”فیض ملت“ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں کہ

”یہ ترجمہ ایک عالم ”فاضل طیل“ ”صاحب تصانیف کثیرہ“ صاحب
الفضیلۃ والاثر ”الشیخ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی نے کیا
ہے۔ یاد رہے کہ ترجمہ (عربی سے اردو) کوئی معمولی کام نہیں بلکہ یہ
بہت بڑی جدوجہد کا متقاضی ہے یہ کام وہ کر سکتا ہے جو امرِ دقیق کا
شناہا اور علمی وسعت کا حامل ہو اور اسے علوم پر کمال عبور حاصل ہو
اور توفیق سے بھی بہرہ ور ہو۔ ہاں ہاں یہ کام وہ کر سکتا ہے جو لغات
عربیہ اور ان کی مشکلات کا پورا علم رکھتا ہو اور اسے من جانب اللہ علم و
فضل کا حظ وافر نصیب ہو۔

شیخ القرآن واللہ یرث حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد
اویسی دامت برکاتہم العالیہ پاکستان کے ”استاذ العلماء“ ”فاضل

طیل“ اور عالم اسلام میں ایک قد آور جانی بچانی شخصیت کے حامل
ہیں۔ فاضل مترجم کے بارے میں یہ جان کر انتہائی مسرت اور قلبی
سکون حاصل ہوا کہ انہوں نے اب تک چار ہزار سے زائد (اب یہ
تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو چکی ہے) سے زائد کتب و رسائل
و تراجم کتب پر کام کر کے دین مبین کی بے مثال خدمت کا فریضہ
سرا انجام دیا ہے۔

مولانا عبدالکبیر قمرانی رحمۃ اللہ علیہ (کونہ)

حضور فیض ملت منسرا عظم پاکستان علیہ الرحمہ کے مایہ ناز شاگرد مولانا
عبدالکبیر قمرانی رحمۃ اللہ علیہ (کونہ) سے اکثر مدینہ منورہ میں
ملاقات ہوتی تھی بہت ہی بااخلاق انسان شخصیت تھے ان کا سینہ
محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار تھا جب
۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت
منسرا عظم پاکستان نور اللہ مرقدہ دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کے
لیے کونہ آئے تو ذہاب باطلہ کا زور تھا ہر سمت گستاخوں و بے
ادبوں کا شور تھا صحیح لاوڈ پیکیج پر کلاس کا آغاز قصیدہ بردہ شریف سے
ہوتا تھا تو مولانا قمرانی علیہ الرحمہ صف اول ہوتے تھے کونہ
شہر و مضافات حضور فیض ملت علیہ الرحمہ خطابات کے لیے تشریف
لے جاتے بدھا بسبب کا خوب رہتا مولانا قمرانی مجاہد بن کر قافلہ
کے ساتھ شانہ بہ شانہ ہوتے مدینہ منورہ میں ملاقات کے دوران کونہ
کے دورہ تفسیر کی یادیں ہمیں خوب سناتے ان کے سچے عاشق رسول
ہونے کا ثبوت ہے کہ ان کی قبر کھلنے پر ان کا جسد صحیح و سلامت تھا
قبر کی مٹی ان کی محافظ بن کر ان کے جسم کو محفوظ کئے ہوئے ہے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سزا کا عالم کیا ہوگا

مدینہ کا بھکاری التفسیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

حضور فیض ملت کے ساتھ گزرے ہوئے قیمتی لمحات

مولانا محمد شہزاد ترائی مدیر ماہنامہ "تحفظ" کراچی

ماہ رمضان کی رستوں اور برکتوں بھری ساعتیں گزر رہی تھیں، دل ویسے بھی سیلاب زدگان بھائیوں کی تکلیف سے غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسی اثناء 15 رمضان کی صبح علی فون کی گھنٹی بجی، فون اٹھایا تو آواز آئی کہ ساڑھے تین ہزار کتا میں لکھنے والے برصغیر کے سب سے بڑے مصنف شیخ الاسلام والسلمین منیر قرآن شیخ الحدیث و الشیخ رحیمہ السلف حضرت علامہ مولانا مفتی ابو صالح فیض احمد ایسی صاحب علیہ الرحمہ وصال فرما گئے ہیں۔ بس خبر سنتے ہی دل مزید غم میں ڈوب گیا۔ معروضات کے باوجود بھی لمحہ بہ لمحہ آپ کی یادیں، آپ کی شیریں اور شفقت بھری گفتگو، آپ کا نورانی چہرہ، آپ کی صوفیانہ ادائیں اب بھی میری نظروں میں گھومتی ہیں۔ واللہ! میں اب تک آپ علیہ الرحمہ کی یادوں کو دل سے نہیں نکال سکا۔

آپ نے اپنی ساری زندگی لکھنے اور پڑھنے میں صرف کردی۔ ہر وقت کتابوں کے دریا میں غوطہ زن رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ پیر طریقت، رہبر شریعت اور ولی نعمت تھے۔ آپ کی زیارت کرنے والا یہ محسوس کرتا تھا ہم صوفیائے کرام کے دور میں دوبارہ لوٹ آئے ہیں اور ایک زندہ دل ولی اللہ کی زیارت کر رہے ہیں۔ چھوٹا ہوا بڑا، غریب ہوا امیر، محبت ہوا مرید سب کے ساتھ شفقت بھرا رویہ رکھتے تھے۔

میری آپ سے سب سے پہلی ملاقات 2000ء میں ہوئی، جب آپ پاکستان چوک پر واقع علامہ عثمان برکاتی صاحب کی دکان پر

ماہ رمضان میں بعد نماز عصر تشریف لائے۔ تھوڑی دیر دکان پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے کسی محبت کے گھر کھارادر پولیس چوکی تشریف لے گئے۔ جب آپ علامہ عثمان برکاتی صاحب کی دکان پر تشریف فرما تھے تو علامہ عثمان برکاتی صاحب نے مجھ سے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی کہ آج ہماری خوش نصیبی ہے کہ برصغیر کا سب سے بڑا مصنف ہماری دکان پر تشریف فرما ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔ کھارادر پولیس چوکی کے قریب اپنے کسی محبت کے گھر افطار کی، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ بس اس دن سے میں آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ آپ کی سادگی، عاجزی و انکساری، صوفیانہ طرز گفتگو اور سمجھانے کا انداز کس کس خوبی کو بیان کروں؟ اس کے بعد علی فون اور بعد میں موبائل پر آپ کی طبیعت کے متعلق معلوم کرنا اور حضرت سے دعائیں لینا، فون اٹھاتے ہی میری آواز پہچان لیتے اور مسکراہٹوں سے بھری آواز میں میرا نام لیتے اور فون پر دوبارہ میں ضرور ارشاد فرماتے کہ اپنے پیر و مرشد علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے میرا سلام کہنا اور دوسری بات دعائے کلمات ہوتے۔ آپ فرماتے کہ شہزاد قادری ترائی! سدا بہار رہو گے۔۔۔۔۔ سدا بہار رہو گے۔۔۔۔۔ ہمیشہ سدا بہار رہو گے۔

میری دوسری ملاقات آپ کے ایک مرید کی شادی پر ہوئی۔ آپ دولہا کے ہمراہ میں تشریف فرما تھے، میں اسٹیج پر دست بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ہمراہ والی کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ اب میں آپ کو کہیں جانے نہیں دوں گا۔ جب کھانا شروع

ہوا تو اپنے ایک طرف دہلہا کو اور دوسری طرف مجھ گنہگار کو بٹھایا اور اپنے ہاتھوں سے میری پلیٹ میں کھانا ڈالتے رہے، اس وقت خدا کی قسم! میری قسمت بھی اپنی قسمت پر باز کر رہی تھی۔

میری حضرت سے زندگی بھر میں صرف دو ملاقاتیں ہوئیں، میں ان دونوں ملاقاتوں کو نہیں بھول پایا۔ چند سال قبل محمد اولیس رضا قادری کو چاندی میں تو لا گیا، میں کسی سنی ادارے میں بیٹھا تصویر میں یہ منحرف دیکھ رہا تھا کہ اچانک ادارے کے سربراہ نے مجھ سے کہا کہ حضرت! اگر آپ کو چاندی میں تولنے کا اعلان ہو جائے تو؟ میں نے ان سے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی یہ کہے کہ ہم آپ کو چاندی میں تولنا چاہتے ہیں تو میں ان سے عرض کروں کہ واقعی اگر آپ کو چاندی میں تولنا ہے تو مفتی فیض احمد اولیسی صاحب کو تو اُس ان کو تو سونے میں بھی تولنا کم ہے۔ میری یہ بات سن کر وہ مسکرا دیے اور فرمایا کہ ہاں اگر کوئی اس وقت اس لائق کوئی ہستی ہے تو وہ مفتی فیض احمد اولیسی صاحب ہیں۔ میں نے اس دن یہ نیت کی تھی کہ اگر میرے پاس مال آیا تو میں مفتی فیض احمد اولیسی صاحب کو چاندی میں تولوں گا۔ آہ! میری یہ نیت، نیت ہی رہ گئی اور مفتی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ہمیں اس بات کا بہت افسوس ہے کہ ہم نے مفتی صاحب کی قدر نہ کی۔ ہم نے مفتی صاحب جیسی ہستی کو پہچانا ہی نہیں۔ آپ کی ایک تصنیف کا بھی حق ادا نہ کر پائے، ساڑھے تین ہزار کتابوں کا مصنف کسی فرقے میں نہیں، کوئی فرقہ اتنا بڑا مصنف نہیں لاسکا، نہ لاسکے گا۔ میرے کانوں میں ناقم آباد کے اس وقت کے ساہتہ دیوبندی نوجوان کے الفاظ آج بھی گونجتے ہیں، جب وہ تحقیق کی نیت سے ایک دن مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی آیا اور ہر طرف مفتی فیض احمد اولیسی صاحب کی کتابیں دیکھیں تو پکار اٹھا کہ

جس ملک میں فیض احمد اولیسی صاحب جیسا مصنف ہو، وہ ملک جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر وہ سنی صحیح العقیدہ ہو گیا۔

صد افسوس! ہم نے کبھی حضرت کی کتابوں کو خرید کر پڑھا ہی نہیں۔ ہم اتنے سنی ہیں اگر پابندی سے مفتی صاحب کی ایک ایک کتاب بھی خریدتے تو مفتی صاحب کی ساری کتابیں شائع ہو جاتیں، کوئی مسودہ باقی نہ رہتا مگر ہماری غفلتوں کی وجہ سے مفتی صاحب کی آدمی کتابوں سے زائد اب تک شائع نہیں ہو سکیں۔ مفتی صاحب نے اپنی زندگی صرف کر دی مگر ہم نے اپنا باقی نہ رہنے والا مال تک خرچ نہ کیا۔ اے میرے محترم بھائیو! مفتی صاحب علیہ الرحمہ اس دنیا سے تشریف لے گئے مگر ان کی تصانیف ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف خرید کر اس سے استفادہ حاصل کریں، تقسیم کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں تاکہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے احسانات کا شکر یہ ادا ہو سکے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفتی صاحب کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان خصوصاً اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ صبر جمیل پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آپ کی اولاد، تلامذہ اور مریدین کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا پیغام حق دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور اہلسنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (بشکریہ ماہنامہ ”تحفظ“ کراچی)

دعا مغفرت کی ایک ہے۔

علامہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے مفتی محمد قربان اولیسی کی بھابی صاحبہ مولانا حضور احمد اولیسی (اوپر شریف) کا انتقال ہوا۔
علامہ فاضل احمد مہر وی کی ساس صاحبہ فوت ہوئیں دعا مغفرت کی ایک ہے

حضور فیض ملت - عالم - مدرس - مصنف - مقرر - درویش (صوفی)

علامہ طارق مجاہد چلمی (یو کے)

نوع انسان را پیام آخری

حامل او رحمة للعلمین

بہ مصطفیٰ خویشتن را کہ دین ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہ ہی است

الحمد للہ ”فیض قرآن“ ترجمہ قرآن و حاشی کے ”مترجم“

حاشیہ نگار شیخ اقرآن علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ بالامناات عالیہ

کے حامل ہیں باقاعدہ علوم متداولہ (یعنی فاضل درس نظامی ہیں)

حاصل کئے اور مستند عالم دین ہیں۔ ترجمہ قرآن و حاشی میں آپ

نے جن صلاحیتوں کا اظہار کیا جو اللہ پاک نے انہیں عطا کیں ہیں وہ

اہل علم کے ہاں مخفی نہیں اس سال 1992ء علامہ موصوف (مصنف

کتاب کثیرہ) برطانیہ تشریف لائے تو آپ کا قیام بریڈ فورڈ میں رہا۔

اور گا ہے بگا ہے راقم الحروف کے غربت کدے پر قدم ریچھ فرما ہوئے

۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں درس قرآن اور دیگر مذہبی تقریبات

میں شرکت کی غرض سے تشریف لے جاتے اور وہاں مسلمانوں کے

اجتماع کفر آتی علوم سے آگاہ کر کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ذوق سے بازو کرتے۔ عربی ادب پر دسترس اور دیگر

صلاحیتوں کے پیش نظر راقم الحروف نے علامہ موصوف سے عرض کیا

کہ اکثر و بیشتر قرآن مجید کے اردو تراجم قدیم ہیں ان تراجم کے

دوران جو الفاظ استعمال ہوئے وہ اکثر قدیم ہونے کے ساتھ بعض

متروک ہو چکے ہیں اور کچھ جدید تراجم بھی مارکیٹ میں موجود ہیں

ان میں مشکل اور ادبی الفاظ کی بھر مار ہے

جو کہ عوام اور طلباء کے لئے قرآن مجید میں مانع ہیں لہذا ایسے ترجمہ

قرآن کی اشد ضرورت ہے جو عام فہم ہو۔ زبان کا معیار قائم ہونے

کے ساتھ مفہیم بھی واضح ہوں۔ جس سے عوام، طلباء، علماء بیک

وقت مستفید ہو سکیں۔ آپ نے راقم الحروف کی رائے و خیالات

سے اتفاق کرتے ہوئے ترجمہ قرآن کا آغاز کیا دن رات کی محنت

شاکد سے اس ترجمہ قرآن کو مکمل کر دیا۔

علامہ موصوف کی شخصیت علمی و تحقیقی حلقے میں محتاج

تعارف نہیں ”روح البیان“ کا اردو ترجمہ علمی و تحقیقی حلقے سے خراج

تحسین لے کر زبان دانی کا لوہا منوا چکا ہے جو آپ کی عربی دانی اور

قرآن مجید پر شاہد عادل ہے۔ پھر قرآن مجید کے علوم سے محبت پر

دلیل کافی ہے کہ آپ پاکستان میں مختلف ”دینی مدارس“ میں ”دورہ

قرآن“ پڑھانے کا فریضہ ادا کر کے دینی طلباء کو قرآنی علوم سے

آراستہ و پیراستہ کرتے رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں پانچ

حیثیتیں ہیں۔

۱۔ عالم ۲۔ مدرس ۳۔ مصنف ۴۔ مقرر ۵۔ درویش (صوفی)

مذکورہ صفات کا اجتماع کبھی کبھی ہوتا ہے۔ عالم ہونے کی

حیثیت سے علماء کرام کی منہاج فکر سے شناسا ہیں۔ مدرس ہونے

کے اعتبار سے طلباء کی ذہنی اڑان اور نفسیات سے آگاہ ہیں۔ تحقیق و

علم کے نشیب و فراز ترجمہ کی مشکلات اور اس کا حل سے مصنف کی

صفت سے متصف ہونے کی وجہ سے بخوبی آگاہ ہیں۔ مقرر ہونے

کی وجہ سے عوامی مزاج سے شناسا ہیں۔ آپ کی تقریر کا خاصہ ہے کہ

وما علینا الا البلاغ

طارق مجاہد چہلمی

انچارج شعبہ اردو دی اسلامک ٹائم (انگریزی، اردو) سٹاکیورٹ
ماچسٹراٹھلینڈ

حال مقیم ۸ ڈالسی ایونیو ویسٹ یارک شائر بریڈ فورڈ نمبر ۳۳ بیلٹائی۔

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

PHD) SZIC) یونیورسٹی آف کراچی

بہاولپور کے بقیہ السلف علما میں سے مشہور مناظر مدرس محدث مفسر اور کتب حدیثہ کے مترجم و شارح حضرت علامہ فیض احمد اولیسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی علمی خدمات کا اعتراف ہر صاحب علم کی زبان و نوک قلم پر ہے۔ پاکستان میں فخر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے فروغ حیات کے لیے حکیم محمد موسیٰ امرتسری پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے علاوہ جن چند بزرگوں کے نام لیے جاسکتے ہیں ان میں حضرت علامہ فیض احمد اولیسی سرفہرست ہیں بریلوی مسلک کی اشاعت میں حضرت کا حصہ بہت نمایاں ہے اور وہ اس میدان میں اپنے ہم عصروں کو بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں گو کہ انہیں کراچی اور لاہور کے ادارہ ہائے امام احمد رضا کی سرپرستی اور معاونت حاصل نہیں رہی اور نہ انہیں بہاولپور جیسے چھوٹے سے شہر میں بڑے شہروں کے سے مالی وسائل حاصل ہو سکے مگر اس کے باوجود انہوں نے تصنیف و تالیف و نشر و اشاعت کا جو کام انجام دیا ہے۔ وہ بڑے بڑے اداروں سے بڑھ کر ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذات میں خدا ایک ادارہ ہیں۔ سینکڑوں مطبوعات اور ہزاروں غیر مطبوعہ تحریریں ان کی زندگی کے ایام کے کسی خاص مشن کے لیے وقف ہو

مشکل ترین کلام کو آسان زبان میں تمثیلات و امثال سے مزین کر کے پیش کرنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب علم پختہ ہو جائے تو کلام کو آسان کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ موصوف کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ آپ کے بیان، درجہ قرآن سے عام آدمی بھی علوم قرآن یا نکات قرآن سے اسی طرح آگاہی حاصل کریں جیسے خواص یا اہل علم۔ صوفی ہونے کے اعتبار سے تصوف کی تعلیمات سے مکمل آگاہی رکھتے ہوئے صوفیانہ مزاج کی دلوت سے بہرہ ور ہوتے ہوئے بعض اہم تصوف کی کتابیات کے اردو تراجم کئے جو آپ کے ذوق کی آئینہ دار ہیں اس اعتبار سے صوفیانہ زبان سے بھی واقف ہیں۔ اس اعتبار سے یہ ترجمہ انفرادیت کا حامل ہے اور اس کی افادیت عیاں ہے محو بالا بحث کے آئینہ میں اگر آپ کے ترجمہ قرآن مجید کو دیکھا جائے تو اس سے بیک وقت عالم، مدرس، مصنف، طلباء، عوام، صوفیا مستفید ہوں گے۔ ایسا ترجمہ جگر آن فنی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے جس کے مطالعہ سے طلباء، عوام بھی استفادہ کر کے پیغام خداوندی سے آگاہ ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ترجمہ قرآن عام فہم ہونے کے ساتھ با محاورہ ہے کھل پسندی کے ساتھ زبان معیاری ہے۔

یقیناً دینی مدارس، سکول، کالج، یونیورسٹی (جامعات، دانشگاہوں) کے اساتذہ راقم الحروف کے پیش کردہ خیالات سے متفق ہوتے ہوئے زیر نظر ترجمہ قرآن کو نظر تحسین دیکھیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک علامہ موصوف کو عمر خضری کے ساتھ صحت کاملہ عطا کرے تاکہ وہ پوری دلجمعی اور پھر پور سرگرمی سے مفید دینی کاموں کو جاری رکھ سکیں۔ (آمین)

ایں دعا اذن واز جملہ جہاں آمین باد

نے کا خود منہ بولنا ثبوت ملتا ہیں۔ ملک بھر میں جتنے خلافِ اہل کے ہیں شاید ہی کسی استاد کے ہوں بریلویت کے دفاع کے جو گروہ اپنے شاگردوں کو دورہ ہائے تفسیر وحدیث میں سکھاتے ہیں وہ کسی اور کے پاس نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مناظرہ کے میدان میں انہی کے تربیت یافتہ علماء کو تلاش کیا جاتا ہے۔ ان کی تحریروں میں اعلیٰ حضرت کا رنگ جھلکتا ہے۔ وہ تفسیر لکھ رہے وہ ہوں یا تقریر فرما رہے ہوں منطق کا کوئی مسئلہ سمجھا رہے ہوں یا صرف ونحو کے قواعد کی تشریح فرما رہے ہوں مخالفین کی خبر ساتھ ساتھ لیتے جاتے ہیں چنانچہ مخالف لوگ ان کے اس مخصوص انداز کی بان پر انہیں وقت احمد رضا تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت علامہ فیض احمد اویسی اپنی حیات مستعار کے آخری سرے پر کھڑے ہیں اور دل میں یہ آرزو رکھتے ہیں کہ وہ اپنے جتنے ہی اپنی تمام تحریروں کا وٹوں کو مطبوعہ صورت میں دیکھ سکیں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا مرکزی مجلس مکتبہ رضویہ دارالعلوم امجدیہ اور دیگر بریلوی نشر و اشاعت کے اداروں کو ان کی اس آرزو کی تکمیل میں بھرپور تعاون کرنا چاہیے اور نئے نئے لکھاریوں کی تلاش و جستجو کی بجائے اس کہنہ مشق محقق کے مسودات حاصل کر کے ان کی فی الفور اشاعت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

پروفیسر علامہ غلام مصطفیٰ امجدی (شکر گڑھ پنجاب)، حضور مضر اعظم پاکستان کی مترجم الموفق پر تاثرات لکھتے ہوئے (فیض ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ عصر حاضرہ کے اہلسنت کی سربراہ آوروہ شخصیات میں سے ایک ہیں آپ کا تعلق جنوبی پنجاب کے مردم خیز علاقے سے ہے۔ حضور محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سرور احمد فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام سید احمد سعید شاہ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جدید اساتذہ سے علم قرآن

وحدیث وقفہ حاصل کیا اور تمام عمر اس کی اشاعت کے لئے وقف کر دی۔ آپ کا حقائق افروز اور باطل سوز قلم ان بزرگوں کی زندہ کرامت ہے جن کے قلم کو ہر رقم نے تین ہزار سے زیادہ رسائل و کتب کا ذخیرہ تحریر کیا اور بنو اہلسنت کی تائید اور اہل بدعت کی تردید میں جاری و ساری ہے۔ حضرت فیض مجسم کی معرکہ آلا راء کتب میں ضخیم تفسیر قرآن ”روح البیان“ کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ فاضل موصوف نے اپنی تفسیر قرآن عربی زبان میں لکھی ہے، افسوس کہ مالی پریشانی کی وجہ سے ابھی تک یہ علم و فیض کا خزانہ مولانا کی حشرات کے دبا ہوا ہے کاش میری قوم خواب گراں سے بیدار ہو جائے اور وعظ و فریادوں پر ہزاروں روپیہ قربان کرنے ”نعت خوانوں“ پر لاکھوں کی بلیں لٹانے اور ایمان دشمن بیروں کے آستانوں پر نذرین چڑھانے کی بجائے ایسے علمی و فکری کام کی اشاعت و طباعت کی طرف توجہ دے۔ میں ہرگز ماننے کو تیار نہیں کہ ہم بے روزگار و غریب ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر دیکھا ہے ہم اہلسنت میں کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ شادیوں پر، الیکشن پر لاکھوں خرچ کرتے ہیں لیکن دس روپے کا کوئی رسالہ خریدنے کے لیے تیار نہیں۔ میں جانتا ہوں ہم اہلسنت ختموں اور ایصال ثبات کی محفلوں میں ہزاروں دیکھیں پکڑ کر برادری کو کھلاتے ہیں لیکن ملک کیلئے دس روپے دینے کے لیے بید مجتوں کی طرح لرزتے کا پتہ ہیں۔ ہم بے حس ہیں ہم خواب گراں کا شکار ہیں۔ ہم دنیا کے لیے سب کچھ ہیں، دین کے لیے کچھ نہیں، مجھے حضور ﷺ کی حدیث مبارک یاد آ رہی ہے کہ ”واللہ ما خاف علیہم ان تشرکو امن بعدی ولكن اخاف الاتفا سواہا“ ترجمہ خدا (عزوجل) کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے ہاں یہ

خوف ہے کہ تم دنیا میں کھو جاؤ گے۔

الحمد للہ! ہم شرک نہیں مگر معاذ اللہ عزوجل دنیا دار اور زر پرست ہیں۔ میں ہر صاحب درد کے دل پر دستک دیتا ہوں کہ اگر ہم نے حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ دامت برکاتہم العالیہ جیسے عظیم لوگوں کی قدر نہ کی تو تاریخ ہمیں معاف نہ کرے گی۔ اہلسنت کی موجودہ بھی کنگش، منصب پرستی اور بے عملی انہیں تاریک راہوں پر لے جا رہی ہے۔ ملک و ملت کی قیادت کی سہرا نکھرتا جا رہا ہے۔ مستقبل کے حسین خواب ٹوٹ رہے ہیں، اغیار اس تند و تیزی سے ابھر رہے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ ایوان اہلسنت کا ایک تابناک چراغ ہیں، میں نے سنا ہے کہ آپ کے آنے سے پہلے شہر بہاول پور میں بدعتیہ لوگ چھائے ہوئے تھے۔ اہلسنت کی کوئی مسجد اور ادارہ موجود نہ تھا، آپ کی کاوش پیہم اور اذان ہدایت سے بہت کدہ اذری میں زلزلے آ گئے۔ الحمد للہ! آج وہاں اہلسنت کی مساجد اور ادارے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ میرے استاذ مکرم حضرت پروفیسر محمد حسین اسی دامت برکاتہم العالیہ حضرت فیض ملت دامت برکاتہم العالیہ سیرت و کردار میں اسلاف کرام کا نمونہ ہیں۔ منکسر الخواجی، فطرت کا خاصہ ہے۔ حسن اخلاق طبیعت میں رچا ہوا ہے۔ صحیح و سالم علمی و اعتقادی گھستان کی آبیاری میں مستعد نظر آتے ہیں۔ ملک و ملت کا درد رگ رگ میں سرایت پذیر ہے۔ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۸ء کو کاموکی منڈی میں علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ کی زیارت نصیب ہوئی جیسے سنا ویسا پایا، میری زندگی میں ایسے خلیق و شفیق انسان کم گزرے ہیں۔ غرض ایسے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

مت بھل ہمیں سمجھو پھرتا ہے فلک برسوں۔

تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

حضرت فیض ملت کی زیر کاوش ”تذکرہ المناقب“ نگاشن احاف کے لئے باؤنیم سے کم نہیں۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم محمد عربی ﷺ کے غلام تو کہلاتے ہیں مگر آپ کی مبارک زبان سیکھنے اور پھیلانے کے لیے تیار نہیں۔ حضرت فیض ملت قوم کے اس ایسے سے آشنا ہیں لہذا انہوں نے اس بوند پایہ کتاب کو اردو میں تبدیل کر کے پوری قوم پر احسان فرمایا ہے۔ مولا کریم آپ کا سایہ دیر قائم رکھے۔

تذکرہ علماء اہلسنت۔

زیر نظر ضخیم کتاب حضرت مولانا محمود احمد قادری مدرس مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور (انڈیا) کی تصنیف ہے۔ جنہیں تیرہویں صدی ہجری کے تقریباً 265 علماء کرام کے احوال و خدمات کا تذکرہ ہے۔ مصنف کتاب نے اسے ۱۳۹۰ھ میں مکمل کیا جو پہلی بار کانپور (انڈیا) سے ۱۳۹۱ھ میں شائع ہوئی اور طبع ثانی سنہ دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد سے ۱۹۹۲ء میں ہوئی اس طبع دوم کی ضخامت 264 صفحات ہیں اس کے صفحہ نمبر ۲۱۶ تا ۲۱۵ پر حضور فیض ملت محدث بہاولپور کا تذکرہ مبارک موجود ہے جو نذر قارئین ہے۔

حضرت مولانا فیض احمد اویسی بہاولپوری مدظلہ

حضرت مولانا الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد ابن مولانا نور احمد خلیع رحیم یار خان کے قصبہ پکلاڑاں کے موضع حامد آباد میں تقریباً ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے رسم تسمیہ کے بعد اولاً قرآن پاک پڑھا پھر عربی قاری شروع کی ۱۹۳۸ھ میں پہلی

محراب سنائی صرف دو سال میں درس نظامی کی تکمیل کی ۱۹۵۲ء میں جامعہ رضویہ لاکل پور میں استاذ العلماء مولانا سرور احمد رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان سے دورہ حدیث پڑھا۔

آپ نے ۱۹۶۳ء میں بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ قائم کیا اور ۱۹۶۷ء میں جامعہ کے لیے (5 کنال) زمین حاصل کر کے مسجد (سیرانی) اور مدرسہ کی تعمیر کرائی جہاں اب تک آپ فیض درس جاری ہے۔

آپ نے اب تک (۱۹۷۱ء) چھوٹی بڑی پانچ سو کتابیں تالیف و تصنیف کی ہیں۔ احقر نے مین رباط مکہ مکرمہ میں سیدی سندھی حضرت مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا بریلوی مدظلہ کے پاس آپ کا رسالہ ”علم غیب“ دیکھا ہے اپنے موضوع پر خوب ہے تصانیف میں نعم الہامی شرح شرح جانی التوضیح اکمل بشرح شرح مائے عامل، تفسیر اویسی قلمی، آپ کے تبحر علمی پر دال ہے آپ کے کثیر ملامتہ درس و تدريس میں مشغول ہیں۔ حضرت علامہ اویسی پاکستان کے ابھرتے ہوئے ممتاز مصنف اور کامیاب مدرس و عالم دین ہیں۔ آپ کو حضرت خولجہ الحاج محمد دین اویسی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ شریف بہاولپور) سے بیعت حاصل ہے اور شیخ الاسلام مقتدائے اہل سنت حضرت مولانا الحاج شاہ مصطفیٰ رضا مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف و مفتی اعظم ہند نے اجازت و خلافت مرحمت فرمائی ہے بحسب اللہ تعالیٰ امثالہ فینا۔ (تذکرہ علماء اہل سنت ص ۲۱۵-۲۱۶)

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حضرت مولانا حافظ قاری محمد بخش (مٹھاسائیں) مہتمم جامعہ محمدیہ خانپور نورنگہ کے جواں سال شیخ تراغک حادثہ میں شہید ہووا عامغفرت کی اہیل ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے نوافل

اکیسویں (۲۱) شب کے نوافل

اکیسویں (۲۱) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر اور سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک ایک بار اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز اور شب قدر کی برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

اکیسویں (۲۱) شب کے وظائف:

ماہ رمضان کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورہ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

تیسویں شب کے نوافل

ماہ مبارک کی تیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ واسطے مغفرت گناہ کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

تیسویں شب قدر کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک دفعہ سورہ اخلاص

ایک ایک بار پڑھے۔

اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمہ تجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ (انتہاء اللہ تعالیٰ)

وظائف: تیسویں شب کو سورہ نینین ایک بار اور سورہ رحمن ایک مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب کے نوافل

ماہ رمضان کی پچیس کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قد را یک ایک بار سورہ اخلاص پانچ پانچ بار ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے کلمہ طیبہ ایک سو دفعہ پڑھنا ہے۔ درگاہ رب العزت سے انتہاء اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

ایضاً: پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قد را تین تین مرتبہ سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخشش گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قد را یک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے ستر دفعہ کلمہ شہادت پڑھنا ہے۔ یہ نماز واسطے نجات عذاب قبر بہت افضل ہے۔

وظائف: ماہ رمضان پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ دخان پڑھے انتہاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اس سورہ کے پڑھنے کے باعث عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

پچیسویں شب سات مرتبہ سورہ فتح پڑھنا واسطے ہر مراد کے

بہت افضل ہے۔

ستائیسویں شب کے نوافل

ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ قد را یک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نیویں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انتہاء اللہ العظیم)

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قد را تین تین دفعہ سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورہ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انتہاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ پاک معاف فرمائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ تکاثر ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔

اس نماز پڑھنے والے پر سے اللہ پاک موت کی سختی آسان کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھنی ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
وَقُوبُ إِلَيْهِ۔

انتہاء اللہ تعالیٰ اس نماز کو پڑھنے والے اپنے مقلے سے نہ اٹھیں گے کہ اللہ پاک ان کو اور ان کے والدین کے گناہ معاف

فرما کر مغفرت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ واسطے مغفرت یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ الم نشرح ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام ستائیس مرتبہ سورہ قدر پڑھے۔

ان شاء اللہ العظیم واسطے ثواب بے شمار عبادت کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر تین تین دفعہ سورہ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام مجدد میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

مُبْحَأَى اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط
اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی طلب کرے وہ انشاء اللہ تعالیٰ درگاہ باری تعالیٰ میں قبول ہوگی۔

وظائف: ستائیسویں شب کو سورہ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔ ستائیسویں شب کو ساتوں تم پڑھے یہ ساتوں تم عذاب قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کے لئے بہت افضل ہیں۔

ایضاً: ستائیسویں شب قدر کو سورہ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔

انیسویں شب کے نوافل

انیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین

بار پڑھے۔ بعد سلام کے سورہ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز واسطے کامل ایمان کے بہت افضل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ایضاً: ماہ رمضان کی انیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کو دربار خداوندی سے بخشش اور مغفرت عطا کی جائے گی۔

وظائف: ماہ رمضان کی انیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہ رمضان کی کسی شب میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورہ قدر پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

جمعۃ الوداع

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد نماز دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ زلزال ایک بار۔ سورہ اخلاص دس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ کافرون تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیت الکرسی تین مرتبہ سورہ اخلاص پچیس مرتبہ بعد سلام کے درود شریف دس دفعہ پڑھے۔ اس نماز کے بے شمار فضائل ہیں اور اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت تک بے انتہا عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صدقہ فطر

حضرت شیخ الفقہ والمیراث صاحبزادہ مفتی محمد صالح اویسی نور اللہ مرقدہ کی علمی و تحقیقی خدمات سے اک جہاں فیضیاب ہوتا رہے گا وہ ساری زندگی دین مصطفیٰ کریم ﷺ کی خدمت کرتے رہے ۲۰ رمضان المبارک ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے ان کی تدفین جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ان کی مہترمہ حضرت والدہ ماجدہ رحمہ اللہ علیہا کے پہلو میں ہوئی۔ ان کی لکھی ہوئی ایک شہری کی تقریر شائع کی جا رہی ہے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ان کے رفیع درجات کے لئے اپنی قول و عامس یا فرمائیں (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ ہمدردی کا پیغام لے کر آیا۔ عید کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں غرباء اور مساکین کی طرف خیال رکھنے کی بھی تعلیم دی اور غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کو بھی اس خوشی میں شریک کرنے کے لیے صدقہ فطر کا حکم دیا۔ دوسری بات یہ کہ یہ دنیا اسباب کا گھر ہے۔ ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ صدقہ فطر میں یہ حکمت بھی ہے کہ جس طرح انسان بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری روکنے کے لیے دوائیاں بنائی گئی ہیں۔ جن کے استعمال کرنے سے بحکم خدا بیماری ختم ہو جاتی ہے اور تندرستی آ جاتی ہے۔ ایسے ہی روزہ دار کا روزہ ٹکڑے کرنے سے، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے بیمار ہو جاتا ہے تو روزہ کی صحت اور تندرستی کے لیے شریعت نے صدقہ فطر واجب کر دیا تاکہ روزہ میں صحت و تندرستی آجائے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عید الفطر کے دن مسلمانوں

نے خوشی منائی ہے جس میں عمدہ عمدہ کھانے پینے کی چیزیں گئے۔ عمدہ عمدہ لباس پہن کر نماز عید ادا کریں گے۔ مال دار لوگ تو عمدہ کھانے پکا سکتے ہیں اور عمدہ لباس پہن سکتے ہیں۔ مگر ایک مفلس اور غریب مسلمان کے پاس معمولی کھانے کا انتظام بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ اپنے بال بچوں کو عمدہ کھانے کھلائے اور اچھا لباس پہنائے۔ اس لیے رحمتہ للعالمین نے مال داروں پر صدقہ فطر واجب کر دیا کہ غریب عید کے روز اپنے اور اپنے بال بچوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام کر سکیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف و ابواب و شریف میں ہے:

”فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طہرا للصبام من اللغو و الزفت و طعمۃ للمساکین۔“ ترجمہ: ”واجب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور مسکینوں کے لیے کھانا بن جائے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب عید الفطر کا دن ہو تو نماز عید ادا کرنے سے پہلے فقیروں، مسکینوں کے لیے صدقہ نکالو۔

صدقہ فطر میں روزہ کی قیوت ہے۔ سکرات موت اور عذاب قبر سے نجات ہے۔ جو شخص خالص یقین سے صدقہ فطر ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کو پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے ۱۔ اس کا روزہ فراخ ہو گا۔ ۲۔ اس کی دعا قبول ہوگی۔ ۳۔ نزاع کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوگا۔ ۴۔ قبر میں مگر کبیرین کے سوالوں کے جواب آسان فرمائے گا۔ ۵۔ نبی صراط سے گزر جائے گا مگر اس کو خبر تک نہ ہوگی۔ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، بالغ، نابالغ، مالک نصاب اور مضاحب حاجت اصلہ یعنی جس کے لیے آدمی کو زندگی بسر

کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے رہنے کا مکان، گرمی، سردی کے کپڑوں، گھریلو سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لیے نوکر چاکر، کھیتی باڑی کے آلات، پیشہوروں کے اوزار وغیرہ سے فارغ ہواں پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ عید کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے بلکہ صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے لہذا جو شخص صبح صادق طلوع ہوتے ہی مر گیا یا پہلے فقیر تھا گئی ہو گیا یا کافر تھا مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا، ان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ نابالغ یا مجنون، اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ ان کی طرف سے ان کا ولی ان کے مال سے صدقہ فطر ادا کر دے۔ صدقہ فطر ادا کرنے کے لیے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں۔ مال ہلاک ہو جانے کے بعد بھی صدقہ فطر واجب رہے گا۔ مرد مالک نصاب اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے خدمت کے لیے اگر نوکر چاکر ہیں تو ان کی طرف سے بھی ان کے مالک پر صدقہ فطر واجب ہے بشرطیکہ یہ نوکر چاکر بلا تنخواہ ہوں۔ اگر با تنخواہ ہیں تو وہ اپنی طرف سے خود ادا کریں۔ اپنی بیوی اور اولاد عاقل اور بالغ کا فطرانہ اس کے ذمے نہیں۔ ماں، باپ، دادا، دادی، نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرانہ اس کے ذمہ نہیں بلکہ وہ خود ادا کریں۔

صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ خواہ روزہ رکھا ہے یا نہیں۔ نماز تراویح پڑھی ہے یا نہیں: صدقہ فطر ہر حال واجب ہے۔ صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے: گندم یا اس کا آٹا یا ستونف صاع اور جو، کھجور وغیرہ پورا صاع ہے۔ نصف صاع کی مقدار پاکستانی اوزان کے اعتبار سے سوا دو سیر ہے۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے عمر بھ اس کا وقت ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح

صادق ہونے کے بعد اور عید ادا کرنے سے پہلے ادا کر دے۔ اگر کسی مجبوری کے تحت ادا نہیں کر سکا تو عید کے بعد بھی ادا کر سکتا ہے۔ صدقہ فطر انہی لوگوں کو دیا جاسکتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔ انہیں صدقہ فطر بھی دے سکتے ہیں۔ اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ انہیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جاسکتا۔ صدقہ فطر کے مصارف کے حق داریہ ہیں:

فقیر، مسکین، مکاتب، غلام، قرض دار، اور راہ خدا میں اپنی زندگی صرف کرنے والے اور مسافر فقیر وغیرہ۔

ہمیں چاہیے کہ عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر نکال کر فقیروں، مسکینوں کو دیں تاکہ وہ ہماری طرح اپنی عید منائیں۔

امام اعظم اور علم الحدیث

حضور منیر اعظم پاکستان، شیخ انصاری الحدیث، صاحب تصانیف کثیرہ، خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ پیر مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماہ نامہ مطبوعہ کیا اب اور نایاب تصنیف "امام اعظم اور علم الحدیث" شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب مفت سلسلہ اشاعت کے تحت دی جا رہی ہے۔

کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

جناب طاہر ترائی صاحب کراچی 03132162433

صاحبزادہ ریاض احمد اویسی کی عمرہ شریف کی ادائیگی سے واپسی

جگر گوشہ فیض ملت علامہ ریاض احمد اویسی صوبائی ممبر امن کمیٹی پنجاب زیارت روزہ سید المرسلین ﷺ و عمرہ شریف کی سعادت کے بعد 27 جون ہفتہ کو مدینہ منورہ سے ملتان شریف کی فلائٹ سے واپس آئے آپ کے ہمراہ حضرت حافظ فیاض احمد اویسی قادری بک 23 تھے۔

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان کی یادوں میں ایک سال حرمین شریفین کی حاضری کا احوال

لكنه يكره فعلها..... في يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق۔

ماہ رمضان میں نفل عبادتوں کا ثواب دیگر مہینوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔ جس طرح رمضان شریف میں نفل پڑھنا ایک فرض کے برابر ہے اسی طرح رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ حدیث پاک ہے: عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. ترجمہ:- حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی شریف، کتاب الحج، باب ما جاء في عمرة رمضان) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْغُمْرَةُ إِلَى الْغُمْرَةِ كَحَذَاةٍ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

ترجمہ: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (صحیح بخاری شریف، باب وجوب العمرة وفعلها، صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، نیز صحیح مسلم شریف ج 1، میں ایک طویل روایت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں: لَغُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً. أَوْ حَجَّةً مَعِي۔

ترجمہ: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر بلکہ میرے ساتھ حج کرنے

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ کو سن 1978ء تا 2010ء ہر سال رمضان المبارک میں مدینہ منورہ آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ مسجد نبوی شریف کے آخری عشرہ میں اعکاف اور تراویح میں ختم قرآن سعادت نصیب رہی آپ کی حرمین شریفین کی حاضریوں کی تفصیلات آپ ذاتی ڈائریوں میں محفوظ ہیں ان میں اکثر کمپوز ہو چکی ہیں ترتیب مراحل میں ہیں کے "حجاز مقدس کی خوبصورت یادیں" حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ کی سوانح میں ایک علیحدہ خیمہ جلد ہوگی ان میں سے ایک سال کی حاضری کا مختصر احوال مرقوم ہے۔ یادوں کے احوال سے قبل حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ سے رمضان المبارک میں عمرہ شریف کے حوالہ سے ایک سوال آیا آپ نے جواب دیا پہلا سے پڑھیں۔

رمضان المبارک میں عمرہ شریف کرنے کی فضیلت

سوال: رمضان المبارک میں لوگ بڑے ذوق و شوق سے عمرہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ کیا رمضان شریف میں عمرہ کرنے کی کوئی خاص فضیلت وار و ہواور کن دنوں میں عمرہ کرنا منع ہے؟

جواب:- زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا صاحب استطاعت پر واجب ہے۔ بدائع الصنائع ج 2 میں ہے: قَالَ اصْحَابُنَا اِنْهَا وَاجِبَةٌ سَالٍ كَمَا تَمَامُ دَنُوں مِّنْ جِبْ چاہے عمرہ کیا جاسکتا ہے البتہ یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تخریق میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ بدائع الصنائع ج 2 ص 974 میں ہے: بَلَّانِ السَّنَةِ كُلَّهَا وَقَدْ الْعَمْرَةَ وَتَجُوزُ فِي غَيْرِ اشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي اشْهُرِ الْحَجِّ

کے برابر ہے (صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب فضل العمرة فی رمضان، مسلم شریف کی اس حدیث سے رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی شرافت و فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے قلم کو ہر رقم سے ایک حاضری کا احوال اس انداز سے پڑھیں کہ تصور میں مدینہ منورہ کی گلیاں ہوں

سفر مدینے داہر بار بار اسو ہنا

رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ / مارچ ۱۹۹۳ء

مدینہ منورہ کا سفر۔ ۱۴ رمضان (عربی) ۷ مارچ بروز اتوار حاجی خیر محمد صاحب سے الوداع کر کے حاجی ظہور احمد لاڈ فیروزہ مقیم مکہ مکرمہ کے ہاں روزہ اظہار کیا انہوں نے قبل عشاء جبل نور کے قریب بساؤہ (موقف) پر پہنچایا شب بیدار شریف بجے بس مدینہ پاک کی طرف روانہ ہوئی صبح ۳ بجے مدینہ شریف پہنچ گئی۔

آداب مدینہ پاک۔ آج کل یہاں بے ادبی قانونی طور پر کرائی جاتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ:

ادب کا پست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید با یزید انجا
زیر آسمان عرش سے زیادہ نازک جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں پر حضرت جنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی جیسی ہستیاں بھی دم رو کے رہتی تھیں۔

قرآن پاک میں ادب سکھایا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ میں اپنی آواز بھی اونچی نہ کرو ورنہ اس بات پر ہی تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آپ اس مقدس و محترم سستی کی طرف جارہے ہیں ادب و احترام ملحوظ خاطر رہے۔ بقول شاعر

با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (رحمۃ اللہ علیہ)

انتباہ۔ حضور شافع یم منشور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اس لئے باطنی و روحانی طور پر پاک اور صاف ہونے کی کوشش کریں، جہاں پر آپ ہی حاضری دینے نہیں جارہے۔ یہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور جو فرشتہ سلام کے لئے ایک مرتبہ حاضری دیتا ہے اسے قیامت تک دوبارہ آنے کی سعادت نہیں ملے گی۔ یہ ہم امتیوں کی خوش بختی ہے کہ ہمیں بارہا حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

ہدایات۔ درود و سلام کا ورد جاری رکھئے اس میں بھی آپ اکیلے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہم کو حکم خداوندی ہے کہ ہم بطریق احسن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں اس لئے کہ اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس مرتبہ سلامتی نازل فرمائے گا۔ ہمارے ۱۰ گناہ معاف فرمائے گا۔ اور ہمارے دس درجات بلند کرے گا۔

زائرین کرام حجاج و معتمرین۔ آپ سے درخواست ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آداب و احترام کو بجالاتے ہوئے آرام سے داخل ہوں بجاگتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سامنے نہ جائیں۔ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے ریاضِ اجتہاد میں داخل نہ ہوں۔

عجز و انکساری، اطمینان و تشکر کے جذبات سے بھرپور آہستہ آہستہ لگا ہیں نیچے کئے ہوئے اپنی کوتاہیوں اور سنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنے پر مامور و شرمندہ ہوتے ہوئے مسجد نبوی میں داخل ہوں تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں اور اپنی شفاعت کا حقدار بنائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ شفاعت مسجد نبوی کے اندر پیش کے دروازے کا وپر لکھا ہوا ہے:

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جس کو اس بات پر ایمان نہیں ہے وہ اس روز شفاعت حاصل کرنے والوں میں سے نہ ہوگا۔

ایک اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی درج ہے: شفاعتی لاهل کبائر من امتی (اوکا قال) میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے ہوگی۔

اس لئے آپ کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے ادب و احتیاط سے داخل ہوں درود شریف آہستہ سے ادا کریں۔

مسجد شریف میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیں اور تحریۃ المسجد کے فوائد ادا کریں ریاضِ اجتہاد تو ایک ٹکڑا ہے جنت کے باغوں میں ایک عاشقِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا ہے کہ بہشت بریں ہے نبی کا مدینہ (ﷺ)۔

لیکن سچ تو یہ ہے بہشت سے بڑھ کر ہے مدینہ نبی (ﷺ) کا اس لئے اپنے قیام مدینہ منورہ کے دوران ہر جگہ ادب و احترام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اہل مدینہ سے پیار و محبت سے پیش آئیں۔ ان کی سختی کو باعثِ رحمت سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ

وقت مسجد نبوی شریف گنبد خضریٰ شریف کے سامنے گزاریں۔ اب تو مسجد نبوی میں ہی اتنا سہولتیں ہیں کہ لوگ مکانوں کی بجائے مسجد نبوی میں ہی زیادہ وقت گزارتے ہیں لیکن نہ صرف نیند اور آرام طلبی کے لئے بلکہ عبادتِ بالخصوص درود شریف کی کثرت سے یہاں بے ادبی پر مجبور کیا جاتا ہے ان سے ہرگز نہ لکھیں اور اپنے ذوق اور شوقِ ادب کو بڑھائیں۔ یہاں بخار نزلہ و دیگر بیماریوں اور تکلیفوں سے نہ گھبرائیں بلکہ انہیں راحت جان و ایمان سمجھیں۔

یہاں کی ہر شے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں یہاں تک کہ اگر کھانا یا کوئی اور چیز طبیعت کو مارے تو زبان سے نہ کہیں کہ یہ خراب ہے یا مجھے پسند نہیں مارے جاؤ گے۔ بلکہ فقیر کا تو تجربہ ہے کہ بعض بیماریوں کو جن چیزوں سے پرہیز کا حکم ہے وہ اس نیت سے استعمال میں لائیں کہ مدینہ پاک کی ہر شے شفاء ہے تو وہی چیزیں شفاء بن جائیں گی جب مدینہ کی خاک شفاء ہے تو غذا کیوں شفاء نہ ہوگی لیکن عقیدت کی مضبوطی شرط ہے اگر عقیدت ڈانواں ڈول ہے تو پھر خدا حافظ ہاں اگر کسی شے سے بظاہر ضرر پہنچے بھی تو اس سے اپنی حامی سمجھیں۔ مدینہ پاک کی اس شے کی طرف منسوب نہ کریں۔

فقیر کی مدینہ پاک حاضری

فقیر شب سوموار ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۸ مارچ (عرب کے مطابق) چار بجے شہرِ خوبان میں حاضر ہوا تو عتیبہ دار بن ماضی میں پہنچا ملک الحاج محمد مختیار اور ان کے بھائی الحاج ملک اللہ بخش صاحب کیار نے میزبانی کے لئے پیش کش کی اور کمرہ نمبر ۱۰۲ منزل دوم میں فقیر کا بستر لگا دیا۔ چونکہ فقیر نے اعتکاف میں جانا ہے اس لئے یہ چند روزانہ کے ہاں گزار دیئے۔

سعادتِ اعتکاف: کئی سالوں سے فقیر کو مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف

میں اعکاف کا شرف نصیب ہے اکثر سال باب مجیدی میں بیٹھنا ہوتا ہے لیکن اس سال چونکہ باب مجیدی کی دیواریں پٹا دی گئی ہیں اس لئے بمشورہ الحاج مولانا محمد انصار اللہ صدیقی (لندن) جگہ تبدیل کر لی گئی یعنی باب عثمان کے بائیں جانب جنوب دیواری اوٹ میں بستر بچھا دیئے۔

رفقائے اعکاف۔ ساہتہ سالوں کے رفقاء میں سے الحاج فیاض الحق قریشی سال رواں میں اللہ کو پیارے ہو گئے الحاج رانا منیر احمد صاحب غازی (لاہور) اس سال تشریف نہیں لائے۔ الحاج چودھری بشیر احمد صاحب (بہاول پور) اعکاف کے بعد پہنچے اسی لئے اعکاف میں نہ آ سکے۔

جدید رفقاء۔ الحاج مولانا محمد انصار اللہ صاحب صدیقی آپ انگلینڈ کے دارالحفاظہ (لندن) میں عرصہ سے مقیم ہیں۔ یہاں غیر مسلم ملک میں اسلام کی خوب شمع جگائے ہوئے ہیں گزشتہ سال انگلینڈ میں تبلیغ کے لئے یہی حضرت فقیر کو لے گئے حاجی امداد اللہ مہاجر مدنی فیصل آباد الحاج حافظ عزیز الرحمن گوندل اسلام آباد۔

اعکاف کے فیوضات و برکات۔ خوش قسمت لوگوں کو آخری عشرہ رمضان میں در رسول ﷺ پہ بھکاری بننے کا شرف ملتا ہے۔ بہت کچھ نصیب ہوتا ہے کیوں نہ ہو جب ایک عام آدمی کے دروازے کے بھکاری خالی ہاتھ نہیں جاتے۔ یہاں تو سرور کائنات اور قاسم رزاق جملہ مخلوقات ﷺ کے دروازے کی بھیک ہے بلکہ فقیر کا تو تجربہ ہے کہ یہاں کا صرف بھکاری دنیا ہی بہت بڑا شرف ہے اور شب و روز یہی وہ جگہ ہے جہاں ملائکہ کو زندگی میں صرف ایک روز ہی آنا نصیب ہوتا ہے۔

بارانِ رحمت۔ مدینہ منورہ میں ستائیسویں شب ۲۰ مارچ (ہفتہ) کو بارش شروع ہو کر اٹھائیسویں شب کے آخری حصہ میں ختم ہوئی اور یہ بارش مسلسل ہوتی رہی کبھی زوردار کبھی دھیمی دھیمی۔ اہل مدینہ جو کئی سالوں سے یہاں مقیم ہیں فرماتے ہیں اس طرح بارش کبھی نہیں ہوئی۔ ہم اپنے طور پر خوش ہیں کہ یہی شب قدر ہو لیکن مدینہ پاک کی ہر شب شب قدر ہے۔

مدینہ پاک کی عید۔ اعکاف کے دن اور راتیں خوب فرحت و سرور سے بسر ہوئیں شب منگل مغرب کی نماز کے بعد عید کا اعلان ہوا رفقائے اعکاف سے الواء کیا اور خوب سیر ہو کر اجتماعی دعا مانگی۔

فقیر اور الحاج محمد انصار اللہ صاحب صدیقی عتایہ آ گئے الحاج ملک محمد مختار صاحب اور اس کے بھائی ملک الحاج اللہ بخش صاحب نے چوتھی منزل پہ ایک کمرہ دے دیا فقیر سو گیا اور صدیقی صاحب چلے گئے فقیر کا ارادہ تھا کہ اس سال عید واپسی بہاول پور پر حناؤں کا جاتے ہی ٹکٹ ملک اللہ بخش صاحب کو دے دی کہ وہ ۲۲ مارچ کو ٹکٹ اوکے کر ادیں لیکن نہ ہو سکا۔

ٹکٹ اوکے۔ چودھری الحاج بشیر احمد صاحب بھی یہی چاہتے ہیں کہ عید بہاولپور ہو عید نماز کے بعد فقیر نے چودھری صاحب اور ملک اللہ بخش کھیا صاحب کو دوبارہ دفتر میں بھیجا اور خود گنبد خضراء کی حاضری کے لئے روانہ ہو گیا ۱۲ بجے واپس ہوا تو خوشخبری ملی کہ دونوں ٹکٹ اوکے ہو گئے۔

الوواء یا رسول اللہ ﷺ۔ عشاء کی نماز کے بعد جانی مبارک کے سامنے برقی آنکھوں سے الوواء کا عرض کیا اور ساتھ ہی التجا کہ نہ صرف خود بلکہ اہل و عیال اور جملہ احباب کو بار بار حاضری کی دولت

نصیب ہو۔ واپس ہوتے ہی کھانا کھایا اور مکہ معظمہ کے لئے الحاج محمد
بشر صاحب نے ڈرائیو کو تیار کیا۔ سامان رکھا احباب سے الوداع
کر کے ونگن میں بیٹھے پانچ چھ گھنٹے میں مکہ معظمہ پہنچ گئے۔

دوسرا عمر احرام ہم نے ذوالحجۃ (عمر علی) سے باندھ لیا تھا۔ سامان
ایک ہوٹل میں رکھا اور حرم شریف میں پہنچ گئے نوافل پڑھ کر طواف
شروع کر دیا درمیان طواف میں صبح کی اذان ہو گئی۔ فقیر جلدی سے
ساتویں پھیرے پورے کر کے معا و مروہ میں پہنچ گیا احناف کے
وقت پر طواف پورا کر کے فجر کی نماز ادا کی اور چودھری الحاج بشیر احمد
صاحب بھی آدھا گھنٹہ کے بعد قارغ ہو کر آ گئے۔ ہوٹل میں واپس پہنچ
کر کپڑے تبدیل کئے الحاج خیر محمد صاحب کو اطلاع دی وہ گاڑی لے
آئے جدہ پہنچنے کی جلدی ہے کہ آج کے دن ٹکٹ دوسرے کسٹم بھی
منتقل ہو جاتے ہیں۔

جدہ شریف ہم ڈیز ہ گھنٹہ میں جدہ شریف پہنچ گئے۔ حاجی خیر محمد
صاحب کو الوداع کیا چودھری الحاج بشیر احمد صاحب نے ہمت کر کے
جلدی سے سامان بک کر لیا۔ ظہر پھر عصرائیر پورٹ میں ادا کی ۴ بجے
جانا ہے لیکن اطلاع ملی کہ اب جہاز رات کو آٹھ بجے جائے گا۔
مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہوا۔ فقیر
نے عشاء کی نماز کھڑے جہاز میں ادا کر لی۔ اور ٹھیک ۹ بجے جہاز
روانہ ہوا پاکستانی ٹائم کے مطابق صبح ۴ بجے ہم کراچی پہنچ گئے۔
(آپ کی ذاتی ڈائری میں پی آئی اے کی پرواز نمبر ۷۳۳۳ ہے
اور سید نمبر ۷۶ اور ج ہے)

بہاول پور کا جہاز آج (۲۵ مارچ ۱۹۹۳ء) جمعرات پاکستان
میں یکم شوال المکرم ہے اور ہم نے جدہ میں روانگی کے وقت جہاز

میں ہی بن لیا ہے کہ پاکستان میں آج عید ہے انیر پورٹ خارجی سے
نکل کر ہم داخلی حصہ (بہاول پور کے لئے) میں جانے لگے تو پولیس
والے نے روک لیا بڑی منت سماجت کے بعد اندر جانے دیا اندر
دیکھا تو جانے والوں کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم نظر آیا۔ سخت
پریشانی ہوئی کہ ہم دھڑ دھڑ میں کس گیارہ سو روپیہ کا ٹکٹ ہے اور ٹکٹ
اوکے بھی نہیں گرمی بازار بھی زوروں پر ہے مجھے یاد آ گیا کہ مفتی محمد
جان صاحب مجھم جامعہ نعیمیہ مجددیہ کراچی کے عزیر الحاج غلام رسول
بلوچ یہاں انیر پورٹ فسر ہیں ان کے متعلق معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ
یہاں ہیں اور انہی کی ڈیوٹی ہے تھوڑی دیر کے بعد بلوچ صاحب آ
گئے فقیر کو دیکھتے ہی انکھار مسرت کیا فقیر نے بہاول پور جانے کا کہا تو
فرمایا کہ آپ کو یہاں بہاول پور والے جہاز پر لانا تھاؤں گا۔ دفتر
میں لے گئے چائے پلائی صبح ۶ بجے بہاول پور جانے والے جہاز کی
ٹکٹ (مفت) ہمیں تمنا دیے اور خود ڈیوٹی میں معروف ہو گئے اور یہ
مفت میں نے اپنے سابق تصور میں کہہ دینے ٹکٹوں پر ہمارا آنا جانا از
بہاول پور تا بہاول پور تھا۔ ہاں بلوچ صاحب نہ ہوتے تو پھر پیرا لوگ
ہم سے گیارہ فی صد فی کس وصول کرتے اور اپنا پیسہ تنہا بھی..... ٹھیک
۶ بجے جہاز کراچی سے بہاول پور کو روانہ ہوا سکھرا تڑا اس کے بعد
بہاول پور تک تین گھنٹہ کا دیے چودھری الحاج ارشد صاحب و الحاج
چودھری لیاقت علی صاحب دو کاریں انیر پورٹ بہاول پور پر لائے
ہیں فقیر نے الحاج محمد ارشد صاحب کو لیا تاکہ عید نماز سیرانی مسجد میں
ادا کروں۔ فقیر مسجد سیرانی میں پہنچا۔ فقیر مسجد شریف میں دو گنا ندا کر
کے گھر حاضر ہوا۔ الحمد للہ اہل خانہ خوروں کو بخیر و عافیت پایا
شکرانہ کے نوافل گھر میں آ گئے۔

فضل مدینہ کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

روحِ رمضان المبارک

ماہِ رمضان میں رحمتوں و برکتوں کا بے شمار نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہترین اور عمدہ انعامات سے نوازتا ہے۔ سحر و اظہار میں دستِ خوان رنگِ نعمتوں سے سجھ ہوئے ہوتے ہیں۔

خواتین کے لیے اہم ہدایات۔ اکثر خواتین پورے رمضان المبارک میں اپنا زیادہ وقت کھانے پینے کی چیزوں اور دیگر اہتمام میں گزار دیتی ہیں، جس کے باعث وہ اس مبارک مہینے کی بیش قیمت لمحات کو عبادت کے بجائے دیگر امور خانہ داری میں ضائع کر دیتی ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنا ضروری ہیں لیکن ہم سب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ گزرے ہوئے لمحات کبھی واپس نہیں آتے لہذا ہمیں اس قیمتی وقت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت، قرآن مجید کی تلاوت، اور ذکر و اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے خواتین کو مردوں کے مقابلے میں رب کو زیادہ یاد کرنے اور زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے کوشش تو یہی کرنی چاہیے کہ رمضان المبارک کو صرف کھانے پینے کا مہینہ نہ گز نہیں جاتا چاہیے۔

رمضان سے قبل خواتین اپنے کچن کے بہت سے امور انجام دے سکتی ہیں۔ مثلاً، مختلف قسم کی چٹنیاں بنا کر رمضان المبارک سے پہلے محفوظ کر لی جائیں۔ اسی طرح سمو سے یا اس نوعیت کی اظہاری کا سامان بڑی مقدار میں رمضان المبارک سے قبل ہی بنا کر کچن فریز کر لیا جائے اور بوقتِ ضرورت اسے فرائی کر لیا جائے۔ کچن میں کام کرنے والی خواتین مختلف قسم کی ڈیشیز اس انداز میں بنا کر فریز کر سکتی

ہیں کہ وہ زیادہ دنوں تک استعمال کی جا سکیں۔ اسی طرح وقت کے صحیح استعمال کے ساتھ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ کے فضل سے ملنے والی تمام نعمتوں سے استفادہ کیا جائے لیکن اسراف جسے فضول خرچی کا نام دیا جاتا ہے اس سے بچا جائے۔

اظہار پارٹیاں۔ رمضان المبارک میں اظہار پارٹی کے نام پر کی جانے والی دھوکوں میں عموماً بہت زیادہ اسراف اور نمود و نمائش سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو اپنی شخصیت اور مال و دولت اور حیثیت سے متاثر کرنے کے لیے کیا گیا اہتمام، اظہار کا وہ اجر نہ ضائع کر دے جو اُس نے روزِ اظہار کروا کے حاصل کرنا تھا۔

خریداری۔ یہ اتنا عظیم مہینہ ہے کہ اس کا ایک ایک لمبے قیمتی ہے۔ اس ماہ کا اختتام پر عید الفطر کے برسرِ مرت لگاتے ہوتے ہیں۔ اس موقع پر ہر کوئی اچھا پہننے، اچھا کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ عموماً اس خریداری کے لیے رمضان المبارک کے آخری دنوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرے کے ایام بڑے قیمتی ہوتے ہیں۔ دن کو روزے کے ساتھ رات کو طویل عبادت اور قیامِ نفل کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ لہذا اگر ہم تھوڑی سی منصوبہ بندی کر لیں تو عید کی خریداری رمضان المبارک سے قبل کر لیا کریں۔ اس کے 2 فوائد ہوں گے۔ پہلا یہ کہ عید کے قریب قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خریداری کر کے آپ بچت کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رمضان کی قیمتی گھنٹیاں خریداری کے چکر ضائع نہیں ہوں گی۔ بلکہ اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت کا موقع مل جائے گا۔ ساتھ ہی بازاروں میں رش کی اذیت سے آپ بچ جائیں گے۔